بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ اقرار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۷ محرم ۱۳۹۰ھ - ۵ شہادت ۱۳۴۹ ہش - ۵ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۷۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# مُسلمان وہی ہے جو صدقات اور دُعا کا قائل ہو

## اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دُعا کرو تاکہ دُعا میں جوش پیدا ہو

(۱) "مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہو۔۔۔ انسان کی بڑی خوشی جو زوال پذیر نہیں ہوتی اور خطرات کے وقت اسے سنبھال لیتی ہے وہ خدا پر بھروسہ ہے۔ اور یہ صرف اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ خدا پر بھروسہ کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۵)

(۲) "دعا کے لئے رِقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتّباعِ سنّت ضروری ہے مگر تلاشِ رقّت بھی اتّباعِ سُنّت۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تاکہ دعا میں جوش پیدا ہو۔ الفاظ پرست مخذول ہوتا ہے حقیقت پرست بننا چاہیئے مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہیئے مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبانِ عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۸)

(۳) "نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے۔ اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچّہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دُودھ دیتی ہے۔ الوہیّت اور عبودیّت میں اِسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دُودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اِس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۲)

# اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۴ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تو بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے البتہ نبض قدرے تیز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب جماعت آپ کی صحت و عافیت کے لئے بھی التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۴ شہادت۔ حضور ایدہ اللہ نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے مجوزہ سفرِ مغربی افریقہ کی دینی اور خالصۃً للّٰہی اغراض بیان فرمانے کے بعد احباب کو اِس سفر کی کامیابی اور اس کے غیر معمولی رنگ میں مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے اور اسلام کے روئے زمین پر غالب آنے کے لئے خصوصیت سے دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

● ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ ماہ امان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۷۰ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں عزیزہ صادقہ بیگم بی۔ اے، بی۔ ایڈ بنت مکرم جناب عباد اللہ صاحب گیانی مینیجر روزنامہ الفضل کا نکاح مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بی۔ ایس سی (آنرز) ایم۔ ایس سی لیکچرار انجینئرنگ کالج لاہور ابن محترم چوہدری محمد علی صاحب طاہر کے ساتھ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے اور اسے اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

● ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں عزیز خلیق اختر صاحب فیملی پلاننگ آفیسر ابن مکرم چوہدری محمد اختر صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ جمیلہ ناہید صاحبہ بی۔ اے بنت مکرم چوہدری محمد اکرام صاحب باجوہ کراچی کے ساتھ ساڑھے سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح مبارک کرے اور اسے اپنے فضل سے ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

● عزیز مرزا لقمان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ امتحان ۲ اپریل سے شروع ہو چکا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف سلمہٗ کو اپنے فضل سے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(مظفر احمد باجوہ - ربوہ)

● مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ عرصہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ شہادت ۱۳۴۹ ہش

# نسلی امتیاز اور اسلام

۲۱ مارچ ۱۹۷۰ء کو یو۔این۔او کی انجمن نے نسلی امتیاز کے متعلق یوم منایا ہے۔ اس تاریخ کو پہلے بھی یوم منائے جاتے رہے ہیں۔ یو۔این۔او کے جنرل سیکرٹری مسٹر اوتھانٹ نے اس موقع پر جو پیغام دیا ہے اس کو ہم خبرنامہ یو۔این۔او سے الفضل میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔ اس پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ انجمن اقوام کی سعی و کوشش کے باوجود "ہنوز دلّی دُور است" کا معاملہ ہے۔ انجمن میں دنیا کی اکثر اقوام شامل ہیں اور نہایت افسوسناک بات یہ ہے کہ وہی بڑی اقوام جو دراصل یو۔این۔او پر حکومت کرتی ہیں "نسلی امتیاز" کی لعنت کی خود پرورش کر رہی ہیں۔ البتہ قانوناً ان ممالک میں ایسے امتیازات کو ممنوع قرار دیا گیا ہوا ہے۔

سب سے بڑا افسوس یہ ہے کہ برطانیہ جیسا امن پسند ملک بھی اس لعنت میں روز بروز زیادہ سے زیادہ گرفتار ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا دو افریقی ملک ایسے ہیں جن میں نسلی امتیازات کو نہ صرف عملی طور پر بلکہ قانونی طور پر بھی جائز قرار دیا گیا ہے اور یہ دونوں ملک برطانیہ کی نوآبادی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان دونوں ملکوں کے سفید فام علی الاعلان نسلی امتیاز کی لعنت کو پالنے پر مصر ہیں اور برطانیہ کی جھوٹی سچی کوششوں کے باوجود اور خود یو۔این۔او کی مذمت کے باوجود ان دونوں ملکوں کے سفید فام خود اہلِ افریقہ کے وطنوں پر غاصبانہ قبضہ کئے ہوئے ہیں اور اصل باشندوں کو ان کے اپنے وطنوں میں ذلیل و خوار کر رہے ہیں اور باوجود اقلیت میں ہونے کے ایسے دساتیر بناتے ہیں کہ خود ان کے لئے تو ملک کی ہر نعمت اور آزادی جائز ٹھہرتی ہے مگر اصل باشندوں کے لئے نہایت توہین آمیز اور نسل کش ہیں۔ حیرت اس امر کی ہے کہ یو۔این۔او بھی صرف مذمت کر کے رہ جاتی ہے اور یا پھر ایسے اقدامات (بصورت سنکشن وغیرہ) کرتی ہے جو قطعاً موثر نہیں اور یہ سفید فام اقلیت محض جنگی قوت کے بل پر اصل باشندوں کے لئے ان کے اپنے ہی وطنوں کو قید خانہ بنائے ہوئے ہے۔

سوال ہے کہ یو۔این۔او کی کوشش کیوں ناکام ہوتی ہے اور یہ ان ملکوں کے سفید فام باوجود مذمت کے کیوں اپنے ظلم و ستم پر ڈٹے چلے جاتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ خود برطانیہ اور اس کا حلیف امریکہ اور دیگر یورپی ملک اس لعنت کو خلوص دل سے مٹانے کے خواہشمند نہیں ہیں اور وہ سفید رنگت کی برتری بہرصورت قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ خود امریکہ میں نمایاں طور پر اور برطانیہ میں بھی اب خاص طور پر نسلی امتیاز کی لعنت سر اٹھا رہی ہے اور رنگ دار غیر ملکیوں کو جو برطانیہ میں کام کرتے ہیں یا آباد ہو گئے ہیں سخت تنگ کیا جا رہا ہے اور ایسی تحریکیں وہاں چل رہی ہیں کہ ان غیر ملکی باشندوں کو بڑھنے سے روک دیا جائے یہ درست ہے کہ حکومت کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ مگر یہاں جس امر کے متعلق ہم لکھ رہے ہیں وہ نسلی امتیاز کا ہے اور ہم کہنا یہی چاہتے ہیں کہ یو۔این۔او کو کرتا دھرتا اقوام نسلی امتیاز کی لعنت کو خود ہوا دے رہی ہیں ایسی صورت میں انجمن کی ساعی جو وہ نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے لئے کر رہی ہے کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا سے نسلی امتیاز کا قلع قمع اس وقت تک ناممکن ہے جب تک دنیا الحاد اور مادہ پرستی کے مرض میں مبتلا ہے۔ اس لعنت کو صرف مذہب اور صحیح مذہب ہی مٹا سکتا ہے۔ اور صحیح مذہب آج سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ کیا یہ اسلام کا معجزہ نہیں ہے کہ دنیا کے تمام اسلامی کہلانے والے ممالک اس لعنت سے بالکل پاک ہیں۔ قبائلی تعصب یا خاندانی تعصب کسی حد تک بے شک موجود ہو تو ہو مگر مسلمانوں میں بطور ایک معاشرہ کا فرد ہونے کے کسی شخص سے محض نسلی امتیاز کی وجہ سے نفرت نہیں کی جاتی اور نہ کسی اور امر میں اس کی تخفیف روا رکھی جاتی ہے۔ اسلام نہ صرف اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ مساوات کا سلوک سکھاتا ہے بلکہ خواہ کوئی کسی مذہب کا پیرو ہو محض رنگ و نسل کی وجہ سے اس کی تحقیر نہیں کی جاتی۔

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک اونٹ کی پیٹھ پر سے ایک عظیم انسان نے یہ اعلان کیا تھا کہ عربی کو عجمی پر اور احمر کو اسود پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔ خود قرآن کریم میں نسل اور رنگت وغیرہ امتیازات کو ایسے شاندار الفاظ میں ختم کر دیا گیا ہے کہ

يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ (تعالیٰ) کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ (تعالیٰ) یقیناً بہت علم رکھنے والا (اور) بہت خبر رکھنے والا ہے۔

## عشرہ اطفال الاحمدیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے یکم اپریل سے ۱۰ اپریل تک عشرہ اطفال الاحمدیہ منایا جا رہا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ان دس ایام میں قائدین مجالس اور اطفال الاحمدیہ کے جملہ عہدیداران شعبہ اطفال کی طرف خصوصی توجہ دیں اور اگر کسی شعبہ میں کام کے لحاظ سے کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس عشرہ میں اس کو پورا کر دیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## قائدینِ مجالس خصوصی توجہ فرمائیں

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ آئندہ ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دے لیکن بہت کم مجالس نے اس اہم کام کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک ماہ فروری کی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ جلد از جلد بھجوا دیں۔ نیز جن مجالس نے سہ ماہی کی رپورٹس مرکز میں نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

گزشتہ تین ماہ کی رپورٹ ایک فارم پر بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

# سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

## ۔ تبلیغی و تربیتی دورے ۔ ۔ ریڈیو پر تقاریر ۔ ۔ اخبار میں مضامین ۔ ۔ تقسیم لٹریچر
## ۔ درس و تدریس اور زراعتی شو میں بک سٹال ۔ ۔ ۲۸ احباب کا قبول حق

مرتبہ مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہان مبلغ سیرالیون

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے سیرالیون احمدیہ مسلم مشن کا تبلیغی۔ تربیتی اور تعلیمی کام حسب معمول جاری رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تمام مبلغین اپنے اپنے دائرۂ عمل میں اخلاص سے فریضۂ تبلیغ بجا لاتے رہے۔ جس کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

### آمد مبلغین۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مبلغین کرام مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اور مولوی منصور احمد صاحب بشیر پاکستان سے تشریف لائے۔ ان کی آمد پر ان کے اعزاز میں فری ٹاؤن میں ایک استقبالیہ پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔ اخبار ڈیلی میل کا نمائندہ بھی اس موقعہ پر موجود تھا جس نے ایک گروپ فوٹو لیا۔ جو اگلے روز ہر دو مبلغین کی آمد کی خبر کے ساتھ شائع ہوا۔

### دورے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے مختلف اضلاع کے دو لمبے دورے کئے۔ مجموعی طور پر آمد و رفت میں قریباً پندرہ سو میل کا سفر طے کیا۔ پہلا دورہ رمضان شریف سے قبل جنرل سیکرٹری الحاج بونگے اور خاکسار کی معیت میں شمالی علاقہ کا کیا۔ اس دورہ میں لنسر۔ مکینی۔ ورڈالہ۔ کنڈے بایا۔ کبالہ موسایا۔ سنکونیا۔ فلایا۔ کمبیلی۔ مونگو اور سیری کو لیا۔ وغیرہ وغیرہ میں انفرادی طور پر پیغام اسلام پہنچانے کے علاوہ تبلیغی اور تربیتی کامیاب پبلک جلسے بھی منعقد کئے گئے۔ اسی دورہ میں لنسر۔ کبالہ۔ اور سیری کو لیا میں واقع احمدیہ پرائمری سکولوں کا معائنہ بھی کیا۔ ہر سہ مقامات پر سکولوں میں جنرل اجلاس بھی منعقد کئے گئے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔ اس طرح طلباء اور ان کے والدین سے ملنے اور تبادلۂ خیالات کرنے کا موقعہ ملا۔ اسی دورہ میں کبالہ کے ڈی سی سکول ہی میں عیسائیوں کے ایک سیکنڈری سکول اور مسلم براد رہڈ کے ایک پرائمری سکول میں بھی جانے کا موقعہ ملا۔ ہر سہ سکولوں میں اساتذہ سے ملاقات اور کچھ وقت تک تبادلۂ خیالات کرنے کے علاوہ خصوصی طور پر سیکنڈری سکول کے طلباء کو امیر صاحب نے خطاب کرنے کے بعد سکول کی لائبریری کے لئے قرآن کریم انگریزی اور بعض دیگر اسلامی کتب پرنسپل صاحب کی خدمت میں پیش کیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔ اسی طرح محترم امیر صاحب نے دو دوسرے احمدیہ پرائمری سکولوں مسجد اور میل ۴۷ کا بھی معائنہ کیا۔ ان سکولوں میں بھی والدین کی میٹنگز بلا کر طلباء اور والدین سے خطاب کیا۔ دوسرا دورہ رمضان شریف کے بعد مشرقی علاقہ کا جنرل سیکرٹری الحاج بونگے۔ سیکرٹری تعلیم مسٹر ابراہیم۔ بابے بو ریجن کے مشنری مولوی مقبول احمد صاحب اور خاکسار کے ہمراہ بو۔ بلایا۔ لے دُوا۔ بابے بو۔ گینی جورو۔ دارو۔ ٹے نے ناہول۔ بیوا بو۔ بیلے اور بنگورا وغیرہ کا تیرہ روزہ دورہ کیا۔ اس دورہ میں سرکٹ میٹنگز کے علاوہ امیر صاحب نے انفرادی و اجتماعی رنگ میں احباب جماعت سے خطاب کیا۔ اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں اپنے اندر اخلاص و ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی تلقین کی۔

بو ریجن کے مشنری مولوی منصور احمد صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں قرب و جوار کی جملہ جماعتوں میں پندرہ دورے کئے۔ احباب جماعت سے تعارف پیدا کیا۔ اور انہیں تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ ایسے دوروں میں انہوں نے کم و بیش بارہ سو میل کا سفر طے کیا۔ اور سینکڑوں افراد تک پیغام اسلام پہونچایا۔ بو کے اردگرد آٹھ۔ دس میل تک متعدد گاؤں ہیں۔ جن میں سے بعض کی آبادی ایک ہزار سے بھی متجاوز ہو جاتی ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے پاکستانی اساتذہ کے ذریعہ منظم تبلیغی جدوجہد کا آغاز کیا۔ ان کی ہدایت کے مطابق فرداً فرداً اور وفود کی صورت میں پاکستانی اساتذہ ان دیہات میں جاتے رہے۔ اور تقریباً ہر گاؤں میں آٹھ آٹھ دس دس مرتبہ گئے۔ تقاریر کیں۔ نماز جمعہ پڑھاتے رہے۔ انگریزی و عربی لٹریچر دیدہ زیب کیلنڈر جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء سلسلہ کی تصاویر ہیں۔ بکثرت تقسیم کئے۔ ان مقامات میں سے Gondama۔ Sambehun اور Matru کے مواضعات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جو میں آٹھ دس مرتبہ اساتذہ نے وفود کی صورت میں نہایت احسن رنگ میں پیغام حق پہنچایا۔ مولوی صاحب موصوف خود بھی تین چار مرتبہ ان مقامات میں گئے۔ دسمبر میں محترم امیر صاحب کے بو تشریف لے جانے پر ایک پبلک جلسہ کیا گیا۔ جس میں محترم امیر صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ بعد میں سوالات کے جواب بھی دیئے۔ اس مقام پر مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح۔ مکرم خلیل الرحمٰن صاحب فردوسی مکرم کمال الدین خان صاحب اور یہاں کی لوکل جماعت کے ایک پرانے احمدی بزرگ پا سعید بنگورا کو بھی دوسرے دن تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ دسمبر کے آخر ہفتہ میں قصبہ Makarra کے عیسائی چیف مولوی صاحب کی دعوت پر مشن ہاؤس کے لئے بو میں جماعت کے تعلیمی اور تبلیغی ادارہ جات دیکھے۔ اور ان سے بہت متاثر ہوئے۔ مکرم نعیم احمد صاحب طیب اور مکرم خلیل الرحمٰن صاحب فردوسی نے اس چیف کو بو لانے اور واپس لے جانے کے لئے اپنی کار پیش کی۔ ان تمام مقامات پر تبلیغ کی خاطر جانے کے لئے انہوں نے اور مکرم انور حسن صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو نے نہ صرف اپنی خدمات بلکہ اپنی کاریں بھی اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے پیش کیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بابے بو ریجن کے مشنری مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح نے بھی عرصہ زیر رپورٹ میں اپنے ریجن میں ستائیس جماعتوں میں متفرق اوقات میں آٹھ دورے کئے۔ انہوں نے ایسے دوروں میں ایک ہزار سے زائد میل کا سفر طے کیا۔ جس میں قریباً چالیس میل کا سفر پیدل طے کیا۔ انہیں اپنے ان دوروں میں بعض مقامات پر پبلک جلسے کرنے کی بھی توفیق ملی۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری لوگوں تک پہنچائی۔ لوگوں کے سوالات کے جواب بھی دیئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مولوی صاحب کے دوروں کی وجہ سے جماعتوں میں خاصی بیداری پیدا ہوئی۔ آپ کو اس عرصہ میں ایک نئے مقام پر جماعت قائم کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مولوی صاحب موصوف نے بابے بو کے ارد گرد تین چار میل دور کے دیہات میں تبلیغ کا پروگرام بنایا۔ پانچ مقامات پر وفود کی صورت میں جا کر پبلک جلسے کرنے کی توفیق ملی۔ ان جلسوں میں چوہدری بشیر احمد صاحب اختر۔ چوہدری لطیف احمد صاحب وغیرہ نے بھی متعدد تقاریر کیں۔ اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔

خاکسار نے اپنے ریجن میں الگ طور پر بارہ قصبات و دیہات و شہروں میں متفرق اوقات میں چار تبلیغی و تربیتی دورے کئے۔ ان دوروں میں انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کے علاوہ چند پبلک جلسے بھی منعقد کئے۔ تین مقامات پر عیسائی مشنریوں سے اجتماعوں میں مباحثات ہوئے۔ ان دوروں میں اپنے ریجن میں واقع تین احمدیہ سکولوں کے علاوہ عیسائیوں کے سات پرائمری تین سیکنڈری سکولوں نیز ایک مسلم براد رہڈ سکول میں بھی جا کر اساتذہ سے تبادلۂ خیالات اور چند سکولوں میں آخری کلاسز کے طلباء سے خطاب کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ اساتذہ و طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر میں انہیں مناسب لٹریچر بھی پیش کیا۔ ان چاروں دوروں میں آٹھ صد میل سے زائد کا سفر طے کیا۔

## عشرۂ اطفال اور وقف جدید

یکم شہادت / اپریل سے عشرہ اطفال منایا جا رہا ہے۔ وقف جدید کے اس سال کی دوسری سہ ماہی کا آغاز ہو چکا ہے۔ مجالس کی گزشتہ سہ ماہی کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وقف جدید کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ان ایام میں ناظمین اطفال اس امر کی نگرانی فرمائیں کہ ان کی مجلس کے تمام اطفال وعدہ جات چندہ وقف جدید میں شامل ہوں نیز والدین کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔

(سیکرٹری وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

## نمایاں کامیابی

میری بیٹی زاہدہ مرزا بنت مرزا رحمت اللہ صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل سیکورٹی لاہور نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے (اے اینڈ بی کورس) اعلیٰ فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے نیز میتھ بی کورس میں یونی ورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کر کے سرٹیفکیٹ آف آنر پانے کا امتیاز خصوصی حاصل کیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین۔

مبارکہ شمیم (اہلیہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دمدار تارے اور شہب ثاقبہ

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی ربوہ

آج کل صبح ۴ بجے کے قریب ایک دمدار تارا مشرق کی طرف نظر آتا ہے۔ جس کی دُم اوپر کو اٹھی ہوئی اور لمبائی میں ایک گز کے قریب معلوم ہوتی ہے۔ عام طور پر لوگ دمدار تاروں کو منحوس جانتے اور کسی تباہی یا بڑی مصیبت کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت ان تاروں کا نظر آنا کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے یہ آسمان میں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں گو ان میں سے اکثر برہنہ آنکھ سے نظر نہیں آتے۔ لیکن دوربین کے ذریعہ بادل کے چھوٹے چھوٹے روشن ٹکڑوں کی شکل میں ہم انہیں دیکھ سکتے ہیں۔ البتہ ایسے دمدار تارے جو دنیا کی توجہ کو اپنی کھینچ لیں۔ اور غیر معمولی چمک اور شان کے حامل ہوں شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔ لیکن جب وہ نمودار ہوتے ہیں تو اریب خدا کی قدرت اور جلال الٰہی کا ایک عظیم جلوہ ہوتے ہیں۔ ان کا ظہور دلوں میں رعب اور ہیبت پیدا کرتا اور انسان کو خالق حقیقی کی طرف متوجہ کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

جس طرح زمین، زہرہ اور دوسرے سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ اسی طرح دمدار تارے بھی سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ سیاروں کے مدار بالکل گول نہیں بلکہ ذرا سے بیضوی ہوتے ہیں اور ان کا فاصلہ سورج سے کم و بیش ایک سا رہتا ہے۔ لیکن دُمدار تاروں کے مدار پچکے ہوئے انڈے کی طرز کے مگر بہت لمبوترے ہوتے ہیں۔ کبھی تو وہ سورج کے اس قدر قریب ہو جاتے ہیں کہ ان کا فاصلہ عطارد سے بھی کم رہ جاتا ہے اور کبھی وہ پورے نس اور پلوٹو سے بھی زیادہ دور چلے جاتے ہیں۔

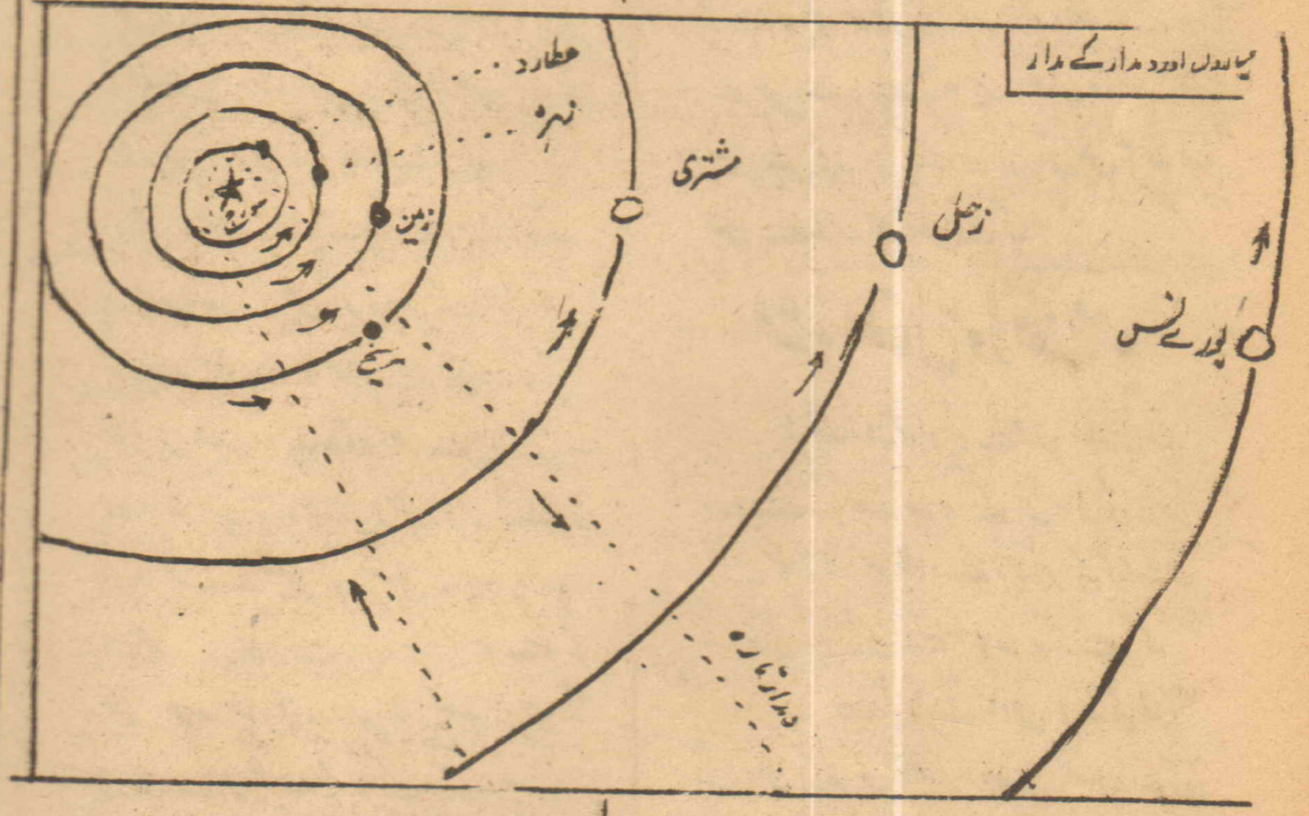


سب دمدار تارے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ بعض کے مدار چھوٹے ہوتے ہیں اور وہ چند برس کے وقفے سے بار بار خالی آنکھ یا دوربین سے نظر آ جاتے ہیں لیکن بعض صدیوں میں ہی لوٹتے اور نظر آتے ہیں۔ پھر ان کی چمک دمک اور جسامت میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے۔ ۱۹۱۰ء میں ایک دمدار تارہ نکلا جس کو دیکھ کر ہر شخص پر دہشت طاری ہو گئی تھی اس کی دُم اس قدر طویل تھی کہ افق سے لے کر سمت الراس تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور ایک عظیم سرچ لائٹ کی روشنی کی طرح تھی۔ اس کو بیلی کا دمدار تارہ کہتے ہیں [illegible] سال میں اپنا گرد مشمسی پوری کرتا [illegible] ۱۹۱۰ء میں پھر نظر آئیگا [illegible] بعض [illegible] نے [illegible] کہ زمین تو کیا سورج [illegible] کے علاوہ کچھ حقیقت نہیں۔ ۱۸۸۱ء میں ایک دمدار تارہ نکلا تھا۔ جس کے سر کا قطر ہی دس لاکھ میل تھا اور ۱۸۸۳ء کے تارے کی دم بیس کروڑ میل لمبی تھی۔ حجم میں اس قدر بڑے ہونے کے باوجود ان کا وزن بہت کم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ لطیف مادے سے بنے ہوتے ہیں سر نسبتاً ٹھوس نظر آتا ہے۔ لیکن وہ بھی مسلسل مادہ پر مشتمل نہیں ہوتا۔ درمیان میں چھلنی کی طرح بہت سا خلا ہوتا ہے اور اس میں سے ستارے بھی نظر آ جاتے ہیں۔ شاید یہ حصہ پتھروں، باریک ذروں۔ یخ اور منجمد گیسوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور دُم گیسوں اور گرد و غبار کا مجموعہ ہوتی ہے۔ جب یہ تارے سورج سے دور ہوتے ہیں تو ان کی دُم نہیں ہوتی۔ لیکن جوں جوں قریب آتے ہیں دُم بنتی اور لمبی ہوتی جاتی ہے۔ اور ان کی چمک اور رفتار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے جب یہ سورج کے قریب آ رہے ہوتے ہیں تو سر آگے اور دُم پیچھے ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ سورج سے گھوم کر دور جانے لگتے ہیں تو دُم آگے ہو جاتی ہے۔ اور سر پیچھے رہتا ہے۔ گویا دُم کا رُخ ہمیشہ سورج سے مخالف سمت میں ہوتا ہے۔ دُم کا مادہ اس قدر لطیف ہوتا ہے کہ محض سورج کی روشنی کے دباؤ سے وہ اپنا رُخ بدل لیتا ہے۔ اس کی لطافت کا اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ۱۹۱۰ء میں جو دُمدار نکلا تھا۔ اس کی دُم میں سے زمین گزر گئی۔ لیکن اس کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی اور اسے کسی قسم کا صدمہ محسوس نہیں ہوا۔

دمدار تارے کی چمک کے دو اسباب ہیں ایک تو سورج کی روشنی اس کے سر اور دُم کے ذروں سے اسی طرح منعکس ہوتی ہے جیسے چاند کی سطح سے۔ دوسرے سورج کی شعاعوں کے زیر اثر اس کی گیسوں میں ایک ہلکی سی تنویر پیدا ہوتی ہے۔ جس سے وہ چمکنے لگتے ہیں۔ بعض دمدار تاروں کی دُم فضا میں منتشر ہو کر غائب ہو جاتی ہے۔ بعض کے سر بھی سورج یا مشتری کی زبردست کشش کے باعث یا خود بخود ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ اور ان کے ٹکڑے کروڑوں پتھروں اور سنگریزوں کی شکل میں مدار پر گھومتے رہتے ہیں۔ شہاب ثاقب یا ٹوٹنے والے تارے زیادہ تر یہی سنگریزے ہوتے ہیں۔ یہ اپنے مدار پر گھومتے رہتے ہیں۔ لیکن جب زمین ان کے مدار کو قطع کرتی ہے۔ تو ان میں سے کچھ زمین کی طرف کھنچ آتے ہیں۔ ان کی رفتار تیس ہزار میل فی گھنٹہ سے لے کر ۱۶۔۷ لاکھ میل فی گھنٹہ تک ہوتی ہے اس تیز رفتاری کے باعث ہوا کے خول میں داخل ہو کر ہوا کی رگڑ سے بھڑک اٹھتے اور جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ جس وقت بھڑکتے ہیں تو ایک جلتی ہوئی لکیر نظر آتی ہے۔ اور ہم کہتے ہیں تارہ ٹوٹا۔ جب کسی رات شہب ثاقبہ کا نظارہ بکثرت آسمان پر نظر آئے تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ زمین کسی پرانے دمدار تارے کے مدار کو قطع کر رہی ہے۔

دمدار تاروں کے مدار کے علاوہ بھی نظام شمسی میں سیاروں کے درمیان جابجا ایسے بے شمار سنگریزے موجود ہیں جو سورج کے گرد مسلسل چکر لگاتے رہتے ہیں۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ شاید یہ وہ بچا کھچا مادہ ہے جو سیاروں کی تخلیق کے بعد فضا میں بکھرا رہ گیا ہے۔ یہ ذرے بھی کبھی کبھی ہوا میں داخل ہو کر بھڑک اٹھتے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ روزانہ قریباً ۲۰ کھرب شہاب فضا میں نمودار ہوتے ہیں۔ ان کی جسامت ریت کے ذرے سے لیکر چنے کے دانہ کے برابر ہوتی ہے۔ زمین کی سطح سے ۶۰۔۷۰ میل کی بلندی پر یہ جل کر بھڑکیلے دخان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ان سنگریزوں کے جل اٹھنے کی وجہ سے قریباً ایک ہزار ٹن راکھ روزانہ زمین کی سطح پر گرتی ہے ۲۴ گھنٹے جو شہاب کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ ان میں سے صرف تیس ہزار کے قریب اس قدر وزنی ہوتے ہیں جتنا کہ ہمارا دس پیسے کا سکہ بہت تھوڑے ایسے ہوتے ہیں جو اس سے بڑے ہوں۔ لیکن خال خال اتنے بڑے بھی ہوتے ہیں جیسے چھوٹی موٹی چٹان۔ وہ جل کر راکھ ہونے سے قبل زمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور بڑے دھماکے کے ساتھ گر کر پاش پاش ہو جاتے اور زمین میں دھنس جاتے ہیں۔ امریکہ کے صحرائے ایریزونا میں ایک گڑھا ہے جو پون میل چوڑا اور ۳۔۴ سو فٹ گہرا ہے خیال ہے کہ یہ کسی بڑے شہاب کے گرنے سے بنا تھا۔ اسی طرح ۱۹۰۸ء میں (یعنی جس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی) سائبیریا (روس) کے جنگل میں ایک ایسا شہاب گرا تھا جس کی گرمی سے میلوں تک درخت جھلس کر خاکستر ہو گئے

زمین کے اطراف میں جو ہوا کا غلاف پایا جاتا ہے۔ وہ ہمیں بہت سے خطرات سے محفوظ رکھتا ہوا ایک مضبوط چھت کا کام دیتا ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہوتا تو ریت کے برابر ذرے بھی ۳۰ ہزار فی گھنٹہ کی رفتار سے ہمارے جسموں سے ٹکرا کر اسے چھلنی کر دیتے۔ اور زمین پر چاروں طرف ہلاکت اور بربادی ہی نظر آتی۔ لیکن خدائے بزرگ و برتر کا یہ کس قدر احسان ہے کہ اس نے ہوا کے ذریعہ ہمیں ان خطرات سے بچایا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے

وجعلنا السماء سقفاً محفوظاً (الانبیاء ۳۳)

اور ہم نے آسمان کو ایک مضبوط چھت (یعنی حفاظت کا ذریعہ) بنایا ہے۔

سورۂ بقرہ آیت ۲۳ میں فرمایا۔

الذی جعل لکم الارض فراشاً والسماء بناءً

خدا وہ ذات ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش اور آسمان کو بطور چھت بنایا ہے۔ (تاکہ وہ تمہاری حفاظت کرتا رہے)

ایک اور جگہ فرمایا۔

اللہ الذی جعل لکم الارض قراراً والسماء بناءً (المومن ۶۵)

اللہ وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرار کی جگہ بنایا ہے اور اور آسمان کو ایک مکان کی صورت میں حفاظت کے لئے بنایا ہے

ان آیات میں السماء سے مراد ہوا کا غلاف ہی ہے جو مختلف رنگ میں اہل زمین کی حفاظت کرتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین

# مکرم قاری محمد یٰسین خاں صاحب مرحوم و مغفور

(مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری دارالصدر ربوہ)

میرے برادر نسبتی قاری محمد یٰسین خان صاحب کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان سے ربوہ آیا اور اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا مرحوم اچانک ہی فوت ہو گئے۔ بیماری کی پہلے کوئی اطلاع نہ تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی ناگہانی وفات تمام عزیزوں کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ لیکن موت و حیات کے سلسلہ میں انسان کو کوئی اختیار نہیں۔ قاری صاحب مرحوم نہایت نیک، مخلص اور باعمل احمدی تھے بچپن سے ہی اللہ تعالےٰ نے انہیں قلب سلیم عطا کیا تھا۔ اور نیک والدین کی تربیت کے باعث چھوٹی ہی عمر میں رشد و ہدایت کے آثار نظر آنے لگے۔ صوم و صلوٰۃ کی پابندی۔ دینی مشاغل سے رغبت اور غیر شرعی باتوں سے نفرت ان کا شعار رہا۔ قرآن کریم سے انہیں ابتداء سے ہی دلی لگاؤ تھا۔ چونکہ دل لگا کر تلاوت کیا کرتے تھے۔ اسلئے دوست انہیں قاری کہا کرتے تھے اور مشرقی افریقہ اور انگلستان میں اسی نام سے مشہور تھے۔ اگرچہ حافظ قرآن نہ تھے لیکن کثرت تلاوت اور غور و خوض سے مطالعہ کی وجہ سے قرآن کریم کا اکثر حصہ ازبر ہو گیا تھا۔

جب مرحوم کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا تو مرحوم کالج میں اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ اور دوستوں کے مشورہ پر مشرقی افریقہ کا رخ کیا۔ جہاں ان کے ماموں اور خالو اور بعض اور عزیز محکمہ ریلوے میں ملازم تھے۔ دوران سفر جہاز ایک احمدی سے ملاقات ہو گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ازالہ اوہام کے مطالعہ کا جہاز میں موقع مل گیا۔ اس طرح مرحوم کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت قائم ہو گئی اور مشرقی افریقہ پہنچ کر سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا مزید موقع ملا۔ حتیٰ کہ مرحوم کو یقین ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ نے ہی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دنیا میں احیائے اسلام کی خاطر بھیجا ہے۔ چنانچہ فوراً بیعت کر لی اور اپنی تمام مساعی کو دین کے لئے وقف کر دیا۔

اگرچہ قاری صاحب نے اپنی زندگی باقاعدہ طور پر خدمت سلسلہ کے لئے وقف تو نہیں کی تھی۔ لیکن عملاً و مالی۔ حالی و قالی خدمات میں ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔ شیخ مبارک احمد صاحب کو جب حضرت مصلح موعود نے مشرقی افریقہ کا پہلا مبلغ بنا کر بھیجا اور مکرم شیخ صاحب نے علاقہ ٹانگانیکا میں تبلیغی جدوجہد شروع کی تو برادرم قاری صاحب مرحوم نے ان سے پورا پورا تعاون کیا بلکہ دست راست بن گئے۔ اور جب تک شیخ صاحب نے سواحیلی زبان میں مہارت حاصل نہیں کی تھی۔ قاری صاحب مرحوم ان کی تقریروں اور تحریروں کا بڑی محنت سے ترجمہ کرتے اور ان کی جملہ تبلیغی مساعی میں شریک رہتے جب مخالفین نے دیکھا کہ احمدی مبلغ کی سرگرمیوں نے افریقن لوگوں میں نیک اثر پیدا کر دیا ہے تو مخالف سربراہوں نے مقامی فتنہ پردازوں سے ساز باز کر کے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب پر دو جھوٹے مقدمے کھڑے کر دئے ان دونوں مقدموں میں قاری صاحب مرحوم کو بھی برابر کا ملوث قرار دیا گیا ایک مقدمہ SEDITION کا تھا اور دوسرا مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا تھا اور چونکہ یہ مقدمے ساز باز سے کئے گئے تھے نتیجہ تو لامحالہ خلاف جانا ہی تھا۔ چنانچہ مکرم شیخ صاحب کو گیارہ دن کی پیشیوں اور سماعت کے بعد تا برخواست عدالت قید کی سزا اور دو سو شلنگ جرمانہ کا حکم سنایا گیا اور قاری صاحب مرحوم پر ..... پر ایک سو شلنگ جرمانہ کیا گیا۔ اس واقعہ کا ذکر تاریخ احمدیت جلد ہفتم میں موجود ہے۔

مرحوم حد درجہ راستباز اور صاف گو انسان تھے۔ اور نظام سے تعاون اور خلیفہ وقت اور امام کی اطاعت کو ازبس ضروری قرار دیتے تھے۔ اور امام وقت کے مقرر کردہ عہدیداران کی اطاعت اور ان سے دلی تعاون پر بڑا زور دیا کرتے تھے۔ اظہار حق میں بڑے دلیر تھے۔ دینی معاملات میں نہ قرابتداری کا پاس ہوتا اور نہ دوستوں کی ناجائز رعایت کا خیال۔ بات وہی کہتے۔ جو سولہ آنے کھری ہو۔

قرآن کریم کو سوچ سمجھ کر پڑھنے اور غور و تدبر کرنا بہت ضروری خیال کرتے اور قرآنی احکام پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ تقویٰ کا یہ حال تھا کہ جب انگلستان کی ملکہ الزبتھ کی چھوٹی بہن شہزادی مارگریٹ نیروبی آئی اور سینٹ جان ایمبولینس کے افسر کی حیثیت میں یہ ڈیوٹی پر موجود تھے تو جب شہزادی کی کار سامنے سے گذری تو غض بصر کے ماتحت مرحوم نے منہ پھیر لیا۔ مبادا شہزادی کے چہرے پر نظر پڑ جائے۔

برادرم مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے صفت قناعت سے بھی متصف کیا تھا۔ اور اگرچہ زندگی کا اکثر حصہ مرحوم نے مالی تنگی میں گذارا لیکن ہمیشہ ہشاش بشاش رہتے اور کبھی بھی زبان پر حرف شکایت نہ لاتے تھے اس پر کثرت عیالداری مستزاد تھی لیکن اس وجہ سے کبھی ہراساں نہ ہوتے اور موصی ہونے کے علاوہ سلسلہ کی مرکزی و مقامی تحریکات میں ضرور حصہ لیتے تھے چندوں کی ادائیگی میں کبھی بھی سستی نہ کرتے۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالےٰ نے ان پر مالی فضل کرنا شروع کیا اور جب یہ انگلستان چلے گئے تو وہاں ان کی مالی حالت بہت اچھی ہو گئی تھی۔ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب نے جو ایک لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں رہنے کے بعد انگلینڈ تشریف لے گئے تھے۔ اور اب ربوہ میں مقیم ہیں مجھے بتایا کہ ایک دفعہ انگلستان میں قاری صاحب مرحوم نے ازراہ تشکر و امتنان بیان کیا کہ اب میری مالی حالت بہت اچھی ہے۔ اپنی اعلیٰ ملازمت کا بھی ذکر کیا۔ اور بچوں کی ملازمتوں وغیرہ کا بھی ذکر کیا۔ اسی پر جب مکرم چوہدری صاحب نے کہا کہ آپ پر تو خدا کا فضل اس رنگ میں بھی ہونے والا ہے کہ عموماً لوگ ایک ہی پنشن کے حقدار ہوتے ہیں لیکن آپ کو تو تین پنشنیں ملا کریں گی۔ ایک پنشن تو حکومت تنزانیہ دیتی ہے ایک آپ کو انگلستان گورنمنٹ دیا کرے گی۔ اور ایک Old Age پنشن ملا کرے گی۔ تو ..... مسکرا کر کہنے لگے آپ کی یہ بات ہے تو ٹھیک لیکن مجھے تو ایک ایسا شائبہ ہوا ہے کہ اب میری زندگی قریباً ڈیڑھ سال اور ہے۔ چوہدری صاحب موصوف کی یہ گفتگو قریباً دو سال قبل ہوئی تھی۔

برادرم مرحوم کو تربیت اولاد کا ہر وقت خیال رہتا تھا اور یہی خواہش تھی کہ ان کا ہر بچہ ان کی طرح سلسلہ کا شیدائی اور دین اسلام کا سچا خادم بنے اور اس غرض کے لئے بڑی کوشش کرتے تھے کہ اولاد کو مسموم فضا سے بچا کر رکھیں اور تمام تر دینی ماحول میں پروان چڑھیں اور جہاں اسبارے میں دونوں میاں بیوی پوری پوری کوشش کرتے تھے وہاں ساتھ ساتھ متواتر دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا۔ اور اپنی اولاد کے حق میں ہمیشہ دعا کرتے رہتے تھے۔ جب افریقہ سے یہ لندن چلے گئے تو کچھ عرصہ کے بعد اپنی ہمشیرہ (خاکسار کی اہلیہ) کو خط لکھا کہ اس ملک میں سب سے بڑی پریشانی اولاد کی نیک تربیت سے متعلق ہے۔ گھر میں تو ہم بچوں کو دینی تعلیم دیتے رہتے ہیں اور قرآن کے احکام کی تعمیل اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت و عشق کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ لیکن گھر سے باہر کی حد درجہ مسموم فضا اور مخرب الاخلاق ماحول بھی برابر اثر ڈالتا رہتا ہے اور خواہ ہم کتنی ہی محنت کیوں کا نہ کریں۔ سوسائٹی کے بداثرات سے محفوظ رہنا غیر ممکن ہے اسلئے ہمارا بھروسہ تو خدا کے تقاضائے حکیم و قدیر پر ہی ہے وہی انہیں اپنی پناہ میں لے گا۔ اسلئے قاری صاحب اپنے بچوں کے حق میں خاص طور پر دعا کیا کرتے تھے۔ اور یہ ان کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ ان کی تمام کی تمام اولاد خدا کے فضل سے نیک اور خادم دین ہے۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

انگلستان کی مسموم فضا سے برادرم مرحوم مطلقاً متاثر نہ ہوئے تھے۔ یہ برابر تقویٰ اور نیکی کی راہوں پر قدم مارتے چلے گئے اور ان کی اولاد بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انگلستان میں بھی اعلائے کلمۃ الحق میں پورے جوش و انہماک سے حصہ لیتے رہے اور اطاعت امام اور تعاون نظام کا پورا پورا اعلیٰ ثبوت پیش کیا جس کے کی جماعت کے معزز رہے ہیں اور کفو کے اس مضبوط گڑھ میں تبلیغی مساعی میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے برادرم مرحوم کو جوانمردی کے زمانہ سے ہی شوق و ذوق عبادت سے نوازا تھا۔ اور آپ اوائل عمر سے ہی تہجد گذار اور شب زندہ دار رہے ہیں۔ انہی ریاضتوں کے انعام میں اللہ تعالیٰ نے انہیں قبولیت دعا اور رؤیا صادقہ سے مشرف فرمایا تھا۔

قاری صاحب مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اس اہم فریضہ میں خود بھی کوشاں رہتے اور دوسروں کو بھی اس کی توجہ دلاتے رہتے۔ مبلغین سلسلہ سے اسبارے میں پورا پورا تعاون کرتے۔ اگرچہ انفرادی تبلیغ بھی کرتے رہتے تھے۔ لیکن یہ پسند کرتے تھے کہ ہر کام نظام کے ماتحت ہو کیونکہ تعاون اور اتفاق میں بہت برکت ہوتی ہے۔ تبلیغ کے لئے عملی نمونہ کو بحث پر ترجیح دیتے تھے اور بہت لمبی تقریروں کے قائل نہ تھے۔ ہمیشہ مختصر مگر ٹھوس بات کہتے

مختصر یہ ہے کہ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے پیدائشی احمدی نہ تھے۔ لیکن بیعت کرنے کے بعد جلد جلد ..... ترقی کرتے چلے گئے اور روحانی مسابقت میں بہتوں کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے .....

..... اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے بیکنار سمندر سے اس نیک روح پر اپنے انوار کی بارش برسائے اور ہر لمحہ اور ہر آن انکے درجات کو بلند کرتا چلا جائے۔ آمین یا رب العالمین

# دارالضیافت میں موصول ہونے والے صدقات و عطیہ جات

از ۲/۱۹۷۰ تا ۲/۲۸

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ - | محترمہ فہمیدہ لطیف صاحبہ لاہور چھاؤنی | صدقہ یکرا | ۵۰/- |
| ۲ - | محترمہ مسز مفتی حامد حسن صاحبہ | صدقہ | ۱۰/- |
| ۳ - | محترم سردار مجید احمد صاحب ربوہ | " | ۵/- |
| ۴ - | " لطیف احمد صاحب طاہر | " | ۹۴/۰۶ |
| ۵ - | " میجر مرزا امیر احمد صاحب کراچی | " | ۵/- |
| ۶ - | " فرید احمد صاحب ربوہ | " | ۵/- |
| ۷ - | " میجر سید محمود احمد صاحب کراچی ۳ | " | ۴۰/- |
| ۸ - | " محمد شریف صاحب اوکاڑہ | " | ۵/- |
| ۹ - | " صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ | " | ۵۰/- |
| ۱۰ - | " راجہ عبدالمجید صاحب ربوہ | " | ۹/- |
| ۱۱ - | " مجید شاہنواز صاحب کراچی | " | ۱۵۰/- |
| ۱۲ - | انجمن احمدیہ مڈھ رانجھا | " | ۵/- |
| ۱۳ - | " عبدالغفور صاحب ربوہ | " | ۵/- |
| ۱۴ - | " حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ | " | ۸/- |
| ۱۵ - | " چوہدری فتح محمد صاحب - چک ۹۶ ساہیوال ۱۲ | | ۵/- |
| ۱۶ - | " نور محمد صاحب چک ۲۷۸ شیر کا ضلع لائلپور | " | ۶/- |
| ۱۷ - | " محمد امین صاحب اوکاڑہ | " | ۵/- |
| ۱۸ - | " ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ | " | ۲۰/- |
| ۱۹ - | محترمہ محمدی بی بی صاحبہ اہلیہ دین محمد صاحب کوٹ شہاب خاں | " | ۲۰/- |
| ۲۰ - | " عقیل بیگم صاحبہ | " | ۵/- |
| ۲۱ - | محترم محمد صدیق صاحب چک ۶۴ ضلع لاہور | " | ۱۰/- |
| ۲۲ - | " منور احمد قاسم صاحب بیت المال ربوہ | " | ۱/- |
| ۲۳ - | " مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی | " | ۱/- |
| ۲۴ - | " عنایت بیگم صاحبہ والدہ رانا منظور احمد صاحب ربوہ | | ۱/- |
| ۲۵ - | " چوہدری غلام رسول صاحب چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ | صدقہ | ۱۶/- |
| ۲۶ - | " چوہدری شاہنواز صاحب بذریعہ M.T.A. برکا | | ۱۵۰/- |
| ۲۷ - | " خواجہ شریف احمد صاحب ربوہ بذریعہ | | |
| | " محترم مختار احمد صاحب ہاشمی | صدقہ | ۵/- |
| ۲۸ - | " شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور از حاجی حمید اختر صاحب | | ۶۰/- |
| ۲۹ - | محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم محمد اسحاق صاحب ہاؤس سٹور ربوہ | | ۵/- |
| ۳۰ - | محترم محمد یسٰے خاں صاحب کوئٹہ | " | ۲۵/- |

## عطیہ جات

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۱ - | محترم حکیم فتح محمد صاحب ڈگری سندھ | | ۵/- |
| ۳۲ - | " شیخ بشیر احمد صاحب کوئٹہ | | ۳۰/- |

(افسر دارالضیافت)

# دعائے مغفرت

محترمہ غلام زینب صاحبہ اہلیہ حکیم غلام غوث صاحب امرتسری مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۹/۲ بروز اتوار صبح سوا تین بجے بعمر ۱۰۵ سال اپنے فرزند قریشی نور الحسن صاحب سیکشن آفیسر اسلام آباد کے ہاں وفات پا گئیں۔ مرحومہ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نیک صالح خاتون تھیں۔ بروز اتوار ۴ بجے شام اسلام آباد میں نماز جنازہ ادا ہوئی۔ قبرستان اسلام آباد میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ سادہ سے بعد رخصت فالج یار تھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

# احباب جماعت توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ہم مسجدیں اسلئے نہیں بنا رہے کہ ہمارا نام بلند ہو۔ بلکہ اسلئے بنا رہے ہیں کہ خدا کا نام بلند ہو۔" نیز

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مسجدیں بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں"

ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں آنی لگ جائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

# کامیاب ہونیوالے طلباء و طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بچوں اور بچیوں کو امتحانوں میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان کی اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں وکالت مالی تحریک جدید مبارکباد عرض کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔ ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

# تحریک جدید کے مجاہدین کی ایک اہم ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کا ایک مرسل ہمارے اندر پیدا ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ ہمیں ہرگز نہیں بھلانی چاہیئے۔ ہمیں تحریک جدید کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق حق اور صداقت کے ایک مینار سے ہے۔ اور مینار جتنا بلند ہو اتنی ہی اس کی روشنی پھیلتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تحریک جدید کے ذریعہ اسلام کی روشنی تمام اکناف عالم میں پھیل رہی ہے۔ پس ہماری جماعت کے ہر فرد (مرد۔ عورت اور بچہ) کو چاہیئے کہ حق اور صداقت کے امتیاز کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات (اشاعت اسلام۔ تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

---

کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے بلند درجات فرما دے اور اپنی جوار رحمت میں ڈھانپ لے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

(میجر اسلم حیات خان مقیم راولپنڈی)

---

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق جھنگ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسلی امتیازات کے استیصال کے بین الاقوامی دن پر

# یو این او کے جنرل سیکرٹری اوتھانٹ کا پیغام

یہ حقیقت تقریباً ناقابلِ فہم ہے کہ ۱۹۷۰ء میں یعنی اقوام متحدہ کے چارٹر کی منظوری کے پچیس سال بعد نسلی تعصبات اور امتیازات دنیا کے سب سے زیادہ شدید معاشرتی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ بن کر ہمارے سامنے آئے جو انسان کے رگ و پے میں بری طرح پیوست ہے۔ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اور متعدد ملکوں کی آبادی کے بہت بڑے حصوں کو بری طرح متاثر کر رہا ہے

اقوام متحدہ نے اپنے اس اصول سے کبھی انحراف نہیں کیا ہے کہ کسی حکومت، گروپ یا فرد کو ایسا کوئی حق مل جائے کہ وہ اپنی کسی کارروائی میں ایسا قدم اٹھائے جس سے دوسروں کے حقوق کی پامالی ہو یا ان پر بری طرح اثر انداز ہو۔ محض اس لئے وہ پیدائش کے اعتبار سے اس کے سزاوار ہیں۔ اقوام متحدہ کے اداروں نے بار بار اپنے اس یقینی حکم کا اظہار کیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان آزاد پیدا ہوتے ہیں اور وقار و حقوق کے اعتبار سے آپس میں برابر ہوتے ہیں اور یہ کہ وہ باعتبارِ عقل و ضمیر اس بات کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ آپس میں ایک جذبۂ اخوت کے ساتھ مل جل کر رہیں ان اداروں نے واضح کر دیا ہے کہ اگر نسلی تعصب یا امتیاز برتے جانے کے باعث انسانی حقوق یا بنیادی آزادیوں کی تکذیب ہوئی تو آزادی، انصاف اور امن کے ان تصورات کی بنیادیں ہل جائیں گی جن کو استوار و محکم رکھنے کے لئے اقوام متحدہ تہیہ کر چکی ہے اقوام متحدہ کو اس قسم کا مظاہرہ ہونے پر سخت افسوس ہے اور اسی لئے اس نے حکم دیا ہے کہ نسلی امتیازات کے استیصال کا بین الاقوامی دن منایا جائے تاکہ ان نسلی تعصبات کے خلاف بین الاقوامی کارروائی کی ہمت افزائی ہو سکے۔ اس تقریب کے لئے ۲۱ مارچ کی تاریخ اس لئے پسند کی گئی ہے کہ وہ ان دہشتناک واقعات کی یاد تازہ کرتی ہے جو دس سال پہلے جنوبی افریقہ کے شہر شارپے ویل میں رونما ہوئے تھے اس روز امتیازات کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں پر بری طرح گولی چلائی گئی تھی اور انہیں ہلاک کیا گیا تھا۔ عصر جدید میں نسلی تعصبات اور امتیازات کے جو سب سے زیادہ غیر انسانی ارتکابات ہوئے ہیں ان میں وہ واردات بلاشبہ سب سے زیادہ اہم ہے اس نے تمام بین الاقوامی جمعیت کو چونکا دیا تھا۔ وہ حادثہ ایک ایسی حکومت کی سوچی سمجھی اور منظم پالیسی کے تحت رونما ہوا۔ جو نسلی امتیازات کو ہمیشہ برقرار رکھنا چاہتی ہے

نسلی امتیازات ساری دنیا کے لئے سخت تشویشناک ہیں۔ اور اسی لئے ضروری تھا کہ اقوام متحدہ فوراً اور موثر صورت میں کارروائی کا حکم دے۔ چنانچہ بہت سے ممبر ملکوں نے اس منزل میں ایک اہم قدم اٹھایا۔ اور وہ نسلی امتیازات کی تمام صورتوں کے استیصال سے متعلق اس بین الاقوامی ضابطہ قانون کی فریق بن گئیں جسے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۹۶۵ء میں منظور کیا تھا۔ اس ضابطہ قانون کے نفاذ سے یہ اجازت مل گئی کہ نسلی امتیازات کے استیصال کی کمیٹی قائم کی جائے جس نے اس سال ماہ جنوری میں اپنا پہلا اجلاس منعقد کیا ہے کمیٹی کو اسی وقت سے یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ سرکاری طور پر منظور شدہ آئین و قوانین اور عدالتی انتظامات سے متعلق رپورٹوں کی جانچ پڑتال کرے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مختلف حکومتیں اس ضمن میں کیا کر رہی ہیں وہ مزید اطلاعات بھی حاصل کرتی ہے اور فریق ملکوں کے بھیجے ہوئے الزامات پر غور و خوض کرے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کونسا فریق ملک ضابطے میں درج شدہ دور رس ذمہ داریوں کی تعمیل کرنے سے پہلو تہی کر رہا ہے

اب ایک اور قدم اٹھانے کی بھی کارروائی ہو رہی ہے اور وہ یہ کہ ۱۹۷۱ء نسل پرستی اور نسلی امتیازات کے خلاف جدوجہد کے لئے بین الاقوامی سال کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے۔ (باقی)

اعلان
مکان برائے فروخت
محلہ دارالنصر ربوہ میں ایک مکان قابل فروخت ہے جس کی مکانیت مشتمل چھ کمرے ایک باورچی خانہ مع ملکا و چار دیواری پختہ ہے۔
جو دوست خریدنا چاہیں نظارت امور عامہ سے رجوع فرمائیں۔
ناظر امور عامہ۔ ربوہ

مچھروں سے بچاؤ کیلئے
گولڈن مالیکیولر کریم استعمال کریں۔ قیمت ایک روپیہ
المنار دواخانہ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

# ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

مجلس مشاورت کے موقع پر احباب کرام نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ماہنامہ تحریک جدید زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے مہیا کیا جانا چاہیئے۔ اگر آپ کے ہاں کوئی لائبریری یا ریڈنگ روم ہو تو آپ اس کے نام پرچہ لگوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اس پرچہ کے ذریعہ نہ صرف اسلام اور مسلمانوں کی روز افزوں ترقی کی خبریں دوستوں کو ملتی رہیں گی بلکہ خدمت اسلام کا جذبہ پیدا کرنے میں بھی یہ پرچہ انشاء اللہ نمایاں کردار ادا کرے گا۔ اس کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے گویا آپ دو روپے کی قلیل رقم میں متعدد دوستوں میں خدمت اسلام کا جذبہ پیدا کرنے کے محرک بن جائیں گے۔ چندہ آپ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ بھی ادا فرما سکتے ہیں اور منی آرڈر کے ذریعہ مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ کو بھی ارسال کر سکتے ہیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

## دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ عزیز بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم محمد یعقوب صاحب مہاجر مقیم چنیوٹ) اپنے شوہر محترم کے ساتھ راولپنڈی اپنے بھتیجے کی شادی میں شرکت کے لئے گئی ہوئی تھیں۔ واپسی پر موصوفہ کو ایک بس سے اتر کر چنیوٹ کی بس میں سوار ہونے کی غرض سے سڑک کراس کرتے ہوئے ایک ٹیکسی کے حادثہ میں سخت چوٹیں آئیں۔ فوری طبی مدد بہم پہنچانے پر طبیعت نہ سنبھلی۔ جائے قیام پر پہنچتے ہی جان جان آفریں کے سپرد کر دی انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ ٹرک کے ذریعہ ربوہ لے جایا گیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ نوازش مرحومہ کا جنازہ پڑھا۔ اور نعش کو کندھا دیا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں، نیز پس ماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ مولا کریم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

(رضیہ سلطانہ اہلیہ حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ منگلور ساؤتھ انڈیا)

## صیغہ امانت تحریک جدید کا فون نمبر

احباب کی اطلاع و سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صیغہ امانت تحریک جدید کا فون نمبر ۶۳ ہے احباب نوٹ فرما لیں۔ (افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج کورس بیس ۲۰ روپے
جاہر دواخانہ گول بازار۔ ربوہ فون نمبر ۳۲
گول بچھر کی بازار۔ لاہور

# کتابِ مبین کی صداقت کے اظہار کیلئے خدا تعالےٰ نے ایک کتابِ مکنون بھی تیار کی ہوئی ہے

## کتاب مبین خدا تعالےٰ کا تازہ الہام ہے اور کتابِ مکنون سے مراد فطرت صحیحہ اور ضمیر ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :-

"کتاب مبین کے ذکر میں اس امر کا بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کتاب مبین کی شناخت کا انحصار صرف ظاہری دلائل اور براہین پر ہی نہیں رکھا بلکہ اس نے کتاب مبین کی سچائی کے لئے ایک اور کتاب بھی تیار کی ہوئی ہے جسے قرآنی اصطلاح میں کتاب مکنون (سورہ واقعہ آیت ۷۹) کہا جاتا ہے۔ کتاب مکنون کی مثال اس پانی کی سی ہے جو زمین کے اندر مخفی ہوتا ہے اور کتاب مبین کی مثال نہروں دریاؤں اور چشموں کے پانی کی سی ہے جو ظاہر ہوتا ہے۔ جس طرح نہروں اور دریاؤں یا بادلوں کے پانی کی وجہ سے کنوئیں کا پانی چڑھ آتا ہے۔ اسیطرح کتاب مبین کی آمد پر کتاب مکنون بھی اپنے خزانے اگلنے لگتی ہے اور جب کتاب مبین کا پانی برسنا بند ہو جائے تو کتاب مکنون بھی مخفی تر ہو جاتی ہے۔ کتاب مکنون سے مراد فطرت صحیحہ اور ضمیر ہے اور کتاب مبین خدا تعالےٰ کا تازہ الہام ہے۔ اور کتاب مبین کی سچائی کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ وہ کتاب مکنون کے مطابق ہو۔ گویا اصل میں یہ دونوں ٹکڑے ایک ہی کل کے ہیں جسے کتاب مطلق کہنا چاہیئے اور جب کتاب مکنون اور کتاب مبین کا اتحاد ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ کتاب مبین اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے گویا اللہ تعالےٰ نے آئندہ لوگوں کو دھوکے سے بچانے کے لئے اپنی کتاب کا ایک ٹکڑا ان کے دلوں اور دماغوں میں بھی رکھ دیا ہے۔ تاکہ جو کتاب اس کے مطابق ہو وہ اس کی سمجھی جائے اور جو اس کے مطابق نہ ہو وہ جھوٹی قرار پائے ...

اللہ تعالےٰ نے کتاب مبین کا ایک حصہ انسان کے ضمیر میں رکھ دیا ہے اور جب وہ دونوں آپس میں مل جاتے ہیں تو کتاب مبین کی صداقت بالکل واضح ہو جاتی ہے مگر جس طرح بارش نہ ہونے پر کنوؤں کے پانی بھی سوکھنے لگتے ہیں اسیطرح کتاب مکنون اس وقت تک کام دیتی ہے جب تک کتاب مبین کا پانی برستا ہے جب فترۃ کا زمانہ آجائے تو کتاب مکنون بھی مخفی تر ہو جاتی ہے گویا دونوں کی مثال دو دوستوں اور محبوں کی سی ہے کہ جب ایک قریب آتا ہے تو دوسرا بھی قریب آجاتا ہے اور جب ایک دور چلا جاتا ہے تو دوسرا بھی دور چلا جاتا ہے۔ جب کتاب مکنون کسی شخص کی اپنی جلا کی وجہ سے نمایاں ہونے لگتی ہے اور اس کا مالک اپنی ذکاوت کی وجہ سے اس کے مطابق اعمال کر کے اسے اور زیادہ صقلی کر دیتا ہے تو معاً کتاب مبین یعنی الہام الٰہی اس پر نازل ہونے لگتا ہے اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ (النور آیت ۳۶) یعنی فطرت مبارکہ محمدیہ ایسی مصفّٰی اور پاکیزہ تھی کہ قریب تھا کہ خود بخود بغیر آگ کے جل اٹھتی یعنی بغیر اس کے کہ آسمانی آگ اس کو چھوتی وہ آپ ہی آپ دقائق اور معرفت کو پالیتی۔ کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ جب اس اندرونی تیل میں التہاب پیدا ہونے لگے تو آسمانی آگ کو وہ خود بخود جذب کر لیتا ہے غرض ان دونوں کتابوں کا عجیب جوڑ ہے کہ ایک کے قریب ہونے سے دوسری بھی قریب ہو جاتی ہے فطرت صحیح ہوتی ہے تو وہ الہام کو کھینچ لیتی ہے اور الہام کی روشنی کسی کو نصیب ہو جائے تو اس کی فطرت کے صحیح جذبات ابھرتے ہیں اور دونوں میں لازم و ملزوم والی لذت پیدا ہو جاتی ہے اسیطرح جب کتاب مکنون مٹ جائے تو کتاب مبین بھی نصیب نہیں ہوتی اور جب کتاب مبین سے انسان محروم ہو جائے تو کتاب مکنون بھی مٹ جاتی ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۴۸)

## ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے

قائدین اضلاع و قائدین مجالس کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال الاحمدیہ کے چار امتحانات دینی نصاب پر مشتمل منعقد ہوتے ہیں امسال ۲۹ مئی ۱۹۷۰ء کو یہ چار امتحانات (۱) استارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال منعقد ہوں گے۔ ہر احمدی بچے کے لئے کسی نہ کسی امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے۔ ان امتحانات کا نصاب "کامیابی کی راہیں" کی صورت میں افضل برادرز ربوہ سے منگوایا جا سکتا ہے۔ سب احمدی اطفال ان امتحانات کے لئے باقاعدہ تیاری شروع فرما دیں اور قائدین کرام ان کی نگرانی فرما دیں۔ امید ہے کہ آپ ہم سے پوری طرح تعاون فرمائیں گے

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

## عہدیداران انصار اللہ شکریہ کے مستحق ہیں

گزشتہ دنوں خطوط اور اعلانات کے ذریعہ انصار اللہ کے جملہ عہدیداران بالخصوص ناظمین اضلاع اور زعماء مجالس کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ ماہوار رپورٹوں کے لحاظ سے اس سال کو مثالی سال بنانے کی کوشش کریں چنانچہ اس ماہ مقابلتہً زیادہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لہٰذا قیادت ہذا ان سب عہدیداران کی شکر گزار ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے خدا کرے یہ رنگ صرف قائم ہی نہ رہے بلکہ اس میں دن بدن مزید نکھار پیدا ہوتا چلا جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے

## کانووکیشن تعلیم الاسلام کالج ربوہ

امسال تعلیم الاسلام کالج کا نووکیشن انشاء اللہ ۴ مئی بروز سوموار صبح نو بجے کالج ہال میں منعقد ہوگی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن مہمان خصوصی ہوں گے۔ اس لئے بی اے / بی ایس سی اور ایم اے / ایم ایس سی کے جو امیدوار اس کانووکیشن پر اپنی ڈگری لینی چاہتے ہوں وہ کنٹرولر صاحب امتحانات پنجاب یونیورسٹی لاہور سے رابطہ قائم کریں۔ تاکہ یونیورسٹی سے ان کی ڈگریاں یہاں وقت پر پہنچ جائیں۔

امیدواروں کے لئے گاؤن کا بندوبست حسب سابق کیا جائے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

## ضروری اعلان

بل اخبار الفضل ماہ مارچ ۱۹۷۰ء جملہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء تک فرما دیں۔

بصورت دیگر ان کے بنڈلوں کی ترسیل مجبوراً روک دی جائے گی

(منیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴